43166 ـ کیا بیوی کو راضی رکھنا ضروری ہے

سوال

خاوند اپنی بیوی کے سلسلہ میں کیا واجبات ہیں، کیا بیوی کو راضی رکھنا واجب ہے یا نہیں ؟
میرا خاوند میرے ساتھ اپنے خاندان کے باقی افراد جیسے معاملات نہیں کرتا، مجھ سے زیادہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کا خیال کرتا ہے، میں چاہتی ہوں کہ جس طرح انہیں خوش رکھتا ہے مجھے بھی رکھے اور میرا اہتمام کرے، کیا آپ مجھے کوئی ایسا سبب بتا سکتے ہیں جو میں خاوند کو بتاؤں تا کہ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرنے لگے اور میرا زیادہ خیال کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

خاوند پر اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك كرنا واجب ہے، خاوند كو اپنی بيوی كے كھانے پينے اور لباس و رہائش وغيرہ كا خرچ اٹھانا چاہيے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان عورتوں كے ساتھ حسن معاشرت كے ساتھ پيش آؤ النساء (19).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان اس طرح ہے:

اور ان عورتوں كو بھی اسی طرح حق حاصل ہيں جس طرح ان پر ہيں اچھے طريقہ كے ساتھ، اور مردوں كو ان عورتوں پر مرتبہ حاصل ہے، اور اللہ تعالى غالب و حكمت والا ہے البقرۃ (228).

امام احمد اور ابو داود رحمہ اللہ نے معاويہ بن حيدۃ رضی اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں ميں نے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم ميں سے كسی كی بيوی كے ہم پر كيا حقوق ہيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم خود كھاؤ تو بيوی كو بھی كھلاؤ، اور جب تم پہنو تو بيوی كو بھی پہناؤ اور اس كے چہرے پر مت مارو، اور نہ ہی اسے قبيح اور برا كہو اور گھر كے علاوہ اس سے كہيں بائيكاٹ مت كرو "

مسند احمد حديث نمبر (200025) سنن ابو داود حديث نمبر (2142).

ابو داود رحمہ اللہ كہتے ہيں: تم اسے قبيح مت كہو كا معنى يہ ہے كہ تم اسے اللہ تيرا برا كرے مت كہو.

علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اس حديث كو حسن صحيح قرار ديا ہے.

اور پھر كئى ايك احاديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى عورتوں كے ساتھ بہتر سلوك كرنے كى وصيت فرمائى ہے، اس ليے خاوند كو اللہ سبحانہ و تعالى كا ڈر اور تقوى اختيار كرتے ہوئے بيوى سے حسن سلوك كرنا چاہيے، اور ہر ايك كو اس كا مقرر كردہ حق دينا چاہيے، كيونكہ والدين كے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمى بيوى كے ساتھ حسن سلوك اور اس كى تكريم كے منافى و متعارض نہيں، اس كے ليے آپ اپنے خاوند كو جس كى نصيحت كر سكتى ہيں وہ سب سے بہتر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا درج ذيل فرمان ہے:

" تم ميں سے سب سے اچھا اور بہتر وہى ہے جو اپنى بيوى كے ليے اچھا ہے، اور ميں تم ميں سے اپنى بيويوں كے ليے سب سے بہتر اور اچھا ہوں "

سنن ترمذى حديث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1977) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بہترى اور خير كا معيار بيوى كا اكرام بنايا ہے، اس ليے جو كوئى بھى مسلمانوں ميں سب سے بہتر اور اچھا بننا چاہتا ہے تو وہ اپنى بيوى سے حسن سلوك كرے، اور يہ حسن سلوك بيوى بچوں اور عزيز و اقارب سب كو شامل ہے.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمانا كہ:

" تم جو كچھ بھى اللہ كى رضا كے ليے خرچ كرو گے اس كا اللہ كے ہاں اجروثواب پاؤ گے، حتى كہ وہ لقمہ جو تم اپنى بيوى كو كھلاؤ گے اس كا بھى اجرملےگا "

صحيح بخارى حديث نمبر (56).

آپ كو بھى چاہيے كہ آپ اپنى معاملات ميں كمى و كوتاہى تلاش كر كے اس كمى كو دور كرنے كى كوشش كريں، كيونكہ ہو سكتا ہے آپ كى جانب سے خاوند كے حق ميں كوتاہى ہو رہى ہو، اور آپ اس صحيح خيال نہ كرتى ہوں اس كے ليے آپ زيبائش نہ اختيار كرتى ہوں، اور اس كى ضروريات پورى كرنے ميں ليت و لعل سے كام ليتى ہوں.

اس كے ساتھ ساتھ آپ مزيد صبر و تحمل سے كام ليں كيونكہ صبر و تحمل ميں ہى خير كثير اور بہتر انجام پايا جاتا

ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

صبر کرو یقینا اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے الانفال (46).

اور فرمان باری تعالی ہے:

یقینا جو تقوی اختیار کرے اور صبر کرے تو یقینا اللہ تعالی صبر کرنے والوں کا اجروثواب ضائع نہیں کرتا یوسف (90).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

آپ صبر کریں یقینا انجام متقیوں کے لیے ہی ہے ھود (49).

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.